مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۳ سائیڈ بی ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تمہارے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت ہے کہ اُن سے یہودیوں نے بُغض و عداوت رکھی حتیٰ کہ اُن کی والدہ پر بھی الزام لگایا اور عیسائیوں نے اُن سے محبت کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اُنھوں نے اُس درجہ پہنچادیا اُن کو جو درجہ اُن کا نہیں تھا اُنہیں خُدا کا بیٹا کہنے لگے۔ گویا خُدا ماننے لگے، اسی طرح فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں بھی دو قسم کے آدمی ہوں گے۔ ایک وہ جو مجھ سے بہت محبت رکھتا ہو یا دعویٰ کرتا ہو محبت کا اور میرے بارے میں ایسی تعریفی باتیں کہے جو مجھ میں نہیں ہیں اور دوسری قسم آدمیوں کی وہ ہے کہ جو مُبغض ہوں گے۔ بغض رکھتے ہوں گے۔ اُن کو میرا بغض اس بات پر اُبھارتا ہے کہ میرے اُوپر وہ الزام لگائیں، یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے۔

ایک طبقہ کا تو مَیں نے گزشتہ درس میں، ذکر کر دیا جو شیعہ ہے کہ اُن کی بنیاد عبداللہ بن سبا ہے اور دوسرا طبقہ اس کے مد مقابل پیدا ہُوا وہ طبقہ خوارج کا کہلاتا ہے اُن کا معاملہ ایسے ہُوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب دَورِ خلافت شروع ہُوا ہے تو بیعت ہونے والے لوگوں میں سب سے پہلے اہلِ بدر تھے۔ اہلِ مدینہ تھے اور اِنہی کے کہنے پر آپ نے خلافت قبول کی بلکہ فرمایا کہ یہ حق اہلِ بدر

کا ہے وہ جسے منتخب کریں وہ خلیفہ ہوگا۔ پھر بیعت ہونے والوں میں وہ باغی بھی تھے جنھوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ شہید کرنے میں دو کارروائیاں ہوئی تھیں ایک تو وہ لوگ جو چڑھ کر آئے تھے باغی جمع ہوئے اور ایک یہ کہ اُن میں سے چند افراد نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور اُن کی شہادت کا جُرم کیا۔ اُنھیں قتل کرنے کا جُرم عظیم کیا تو ایسے لوگ جو چڑھائی کر کر آئے تھے وہ بھی باغی ہیں مگر قاتل نہیں اُن میں سے قاتل وہ ہیں جنھوں نے اندر جاکر اس جرم کا ارتکاب کیا اُن میں جن لوگوں کے نام آتے ہیں۔ ہماری تاریخ کی کتابوں میں کہ فلاں آدمی تھا فلاں آدمی تھا۔ وہ سب کے سب وہیں مارے بھی گئے۔ اُن سب کے بارے میں یہی ہے کہ انھوں نے فلاں کو مارا فلاں نے اُنھیں مارا پھر اُنھوں نے اُس کو مارا اُس نے اُن کو مارا اس طرح سے وہ برابر ہوگئے بلکہ ایسے لوگ جو اس کے قریب قریب تھے خود جُرم نہیں کیا تھا اُن کی طرف نسبت ہُوئی کہ وہ اِس جرم میں شامل تھے ایسے لوگ بھی سب کے سب مارے گئے تو اُن کے پاس ارادۂ قتل سے جانے والوں میں محمد بن ابی بکر کا نام بھی آتا ہے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور اُن کی والدہ سے شادی کر لی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے بھی ہو گئے تو اُن کو وجاہت جو حاصل تھی وہ دونوں اعتبار سے تھی زیادہ اس وجہ سے تھی کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ وہ پہنچے اندر اور اُنھوں نے کچھ اہانت کی اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک جملہ فرمایا اور وہ وہاں سے شرما کر واپس آگئے۔

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ایک اہلیہ کا نام نائلہ ہے۔ تلوار کا جب وار کیا ہے قاتلین نے تو اُن کی اُنگلیاں کٹ گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہُوئے ہیں تو سب سے پہلے وہاں گئے اور اُن سے بیان لیا کہ کون کون قاتلین تھے جو اُنھوں نے بیان دیا تو اُن میں محمد بن ابی بکر کا نام بھی آیا یہ صحابی نہیں تابعی ہیں تو محمد بن ابی بکر نے جواب دیا کہ مَیں آیا تھا اور یہ ٹھیک ہے اسی ارادہ سے آیا تھا، لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے جب بات ہُوئی میری تو اُنھوں نے ایک بات فرمائی تو مَیں پلٹ گیا اور پھر مَیں نہیں آیا وہ پلٹا بھی ہے اور دوسری روایتوں میں ہے کہ اُس نے دوسروں کو جاتے جاتے روکا بھی ہے منع کرنے کا روکنے کا اشارہ بھی کیا ہے لیکن جو دیوانے ہو چکے ہیں وہ پاگل ہوتے ہیں وہ نہیں رُکتے تو نائلہ بیان دیتی ہیں کہ یہ ٹھیک ہے صَدَقَ

وَلٰکِنَّہٗ اَدْخَلَھُمَا اُس نے یہ بات تو صحیح کہی ہے کہ وہ چلا گیا تھا، لیکن اُن آدمیوں کو جنھوں نے مارا ہے اُن کو یہ لایا تھا، راستہ کہ کونسا راستہ گھر میں جاتا ہے؟ وہ راستہ اِنھی نے بتایا وَلٰکِنَّہٗ اَدْخَلَھُمَا، تو اَب جب اُنھوں نے یہ کہا کہ صَدَقَ یہ ٹھیک کہتے ہیں تو ختم ہو گئی بات وہ قاتلین عثمان نہیں رہے نہ اُنہیں شمار کیا جا سکتا ہے قانونی طور پر اور نہ ویسے عنداللہ بھی نہیں کیونکہ وہ نکل گئے تھے، مگر آپ جو کتابوں میں نام پڑھیں گے تو کتابوں میں آئے گا نام اور جب مزید پڑھیں گے تو اِس طرح ختم بھی ہو جائے گا نکل بھی جائے گا اُن کا نام وہ جو دو آدمی تھے جنھوں نے ارتکاب کیا قتل کیا حملہ کیا ہے۔ شہید کیا ہے وہ دونوں تو مارے گئے وہ دونوں ہی کیا اور بھی مارے گئے اِن کے علاوہ اور صحابہ کرام رضی میں بھی شہید ہوئے ایک صحابی تھے وہ گئے ہوئے تھے حج کو اور فوراً واپس آ گئے۔ وہ واپس آتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے رکاوٹ بنے ہیں۔ قاتلین کے حملہ میں رکاوٹ ڈالنی چاہی مگر وہ شہید ہو گئے۔ اور جب وہ شہید ہوئے ہیں تو جوان کو شہید کرنے والا تھا وہ روتا تھا کہ مَیں نے مارا ہے اُن کو اور اُس نے خواب دیکھا تھا اس طرح کا کہ فلاں کو تُو شہید کرے گا اور اُس کے بدلہ میں تو جہنّم میں جائے گا یہ خواب بھی اُس نے دیکھا تھا اب وہ روتا اس لیے تھا اور کہتا تھا کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ مَیں اُنھیں مار رہا ہوں جسے مَیں مار رہا ہوں اُس کا نام یہی ہے جس کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ بہرحال یہ گناہ جو ہُوا ہے اُس سے وہ اُس کی بدنیتی ہی کی وجہ سے ہُوا ہے۔ خُدا کے نزدیک وہ بدنیت ہی تھا۔ تب ہی تو اُس سے یہ ارتکاب ہُوا ہے اور جب خواب دیکھ لیا تھا تو اُس کے فرائض میں تھا کہ اِس لڑائی میں نہ آتا، رُکنا چاہیے تھا اُس کو نہیں رُکا، گناہ ہُوا تو یہ نہیں کہ فقط حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی شہید ہوئے ہیں اُس وقت بلکہ ایک صحابی بھی ہیں اور دوسرے حضرات بھی ہیں جو شہید ہوئے اور زخمی بھی ہوئے، زخمی ہونے والوں میں مروان بھی تھا یہ بھی وہیں تھا۔ گھر میں ہی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اگر نہ روکتے تو لڑائی زیادہ ہوتی اور ممکن تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بچ جاتے اور یہ بھی ممکن تھا کہ زیادہ لوگ مارے جاتے، لیکن بچنا اُن کا بالآخر، ممکن نہیں تھا اُنھیں پتہ تھا کہ مَیں نہیں بچوں گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے وہ سُن چکے تھے اس لیے اُنھوں نے فرمایا کہ میرا جو غلام ہتھیار پھینک دے وہ

آزاد ہے۔ غلاموں کو اُنھوں نے خوشخبری دی کہ جو ہتھیار پھینک دے گا وہ آزاد ہے میں اُسے آزاد کر دوں گا اور جو میرا کہنا مانتا ہے اُس کو مَیں یہ حُکماً کہتا ہوں کہ وہ ہتھیار پھینک دے اور بند ہو جاؤ ایک طرف کمروں میں، اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے سب تو شہید کرنے کے لیے پُورا مجمع نہیں رہا تھا وہاں بلکہ چند آدمی بھی مار سکتے تھے۔ کیونکہ کوئی رہا ہی نہیں دفاع کرنے والا فقط وہ خود ہی تھے۔ تلاوت فرما رہے تھے۔ روزے سے بھی تھے تو پھر جنھوں نے مارا وہ بعد میں تھے تو جب نائلہ اور ازواج جو تھیں اُن کی دوسری وہ آئیں اور اُنھوں نے رکاوٹ کی اور ایک شور ہُوا تو پھر یہ لوگ آئے اور اُنھوں نے ہتھیار استعمال کیا اور اُن قاتلین میں سے ایک ایک مارا گیا۔ اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پہ جب اِن لوگوں نے بیعت کی تو پھر اُن کا نام لے کر یُوں کہا گیا کہ قاتلینِ عثمان رضؓ حضرت علی رضؓ سے بیعت ہو گئے اور یہ سیاستاً کہا گیا۔ جبکہ مسئلہ تو سب جانتے تھے یا ممکن ہے کہ نہ بھی جانتے ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ بہت سے مسائل ایسے ہیں جو طے رفتہ رفتہ ہوئے ہیں ایک دم طے بھی نہیں ہوئے کہ جو ایسے ہجوم میں صُورت پیش آجائے تو کیا ہو گا؟

تو اُس میں سارے صحابہ کرام رضؓ کا بعد میں اتّفاق ہُوا کہ ایسی صُورت میں باغیوں سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ اُن میں سے بھی مارے جاتے ہیں۔ جب وہ بغاوت کرتے ہوتے ہیں لڑائی ہوتی ہے اُن میں بھی مارے جاتے ہیں تو پھر بعد میں بدلہ نہیں لیا جاتا سزا دے دی جائے کچھ اُن کو معافی نامہ وہ لکھتے ہیں جب مغلوب ہو جائیں تو وہ ذلّت ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کافی ہوتی ہے ہتھیار چھین لیے جاتے ہیں۔ ہتھیار کے بغیر رہتے ہیں وہ لوگ اس طرح کی چیزیں کی جاتی رہی ہیں اسلام میں باغیوں کے ساتھ اور یہی مسائل طے ہوئے آہستہ آہستہ، کچھ صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دَور میں اور جو پوشیدہ رہ گئے یا نہ طے ہو سکے وہ مزید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جیسے طے کر دیا، وُہی سب کا مسلک ہے۔ چاروں ائمہ کرام کا مسلک اب دُنیا میں اسی طرح ہے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر یہ الزام چلتا رہا اور اس سے وہ سیاسی فائدہ اُٹھاتے رہے لیکن آپ یہ دیکھیے کہ جو قوم بھی ہو اگر ایک دفعہ کو بغاوت اُس میں آجائے تو پھر کنٹرول نہیں ہوتا۔ پھر اُس کو سنبھالنا کسی کے بس کا نہیں ہوتا۔ موت اُن کے لیے کوئی چیز نہیں رہتی، تو جب موت سے نہ ڈرے

آدمی تو پھر وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا یہ حالت ہو جاتی ہے آپ کو پتہ ہے. بنگلہ دیش میں یہ کمزور قسم کے لوگ بنگالی اُنھوں نے کیا کچھ نہیں کیا. بس دُشمنی دماغ میں بیٹھ گئی. اُن کے بچوں نے بھی ہتھیار چلائے ہیں. نہ ہماری فوج کام آسکی نہ زور کام آسکا نہ جسمانی صحتیں کام آسکیں کوئی چیز کام نہیں آئی. پروپیگنڈا بھی سب ہوا بدنامی بھی ہوئی ہے ملک بھی گیا اور پوری قوم ایسے ہو گئی کہ اگر اُنھیں شیخ مجیب بھی سمجھاتا یہاں سے جاکر تو نہیں مانتی اور اب دیکھ لیں یہ ایران میں ہوا ہے اور آج تک وہ نہیں سنبھل رہے ہر آدمی کے ہاتھ میں ہتھیار آگئے ہیں. چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکے اور جس کے بارے میں اُنھیں شُبہہ ہوا ہے کہ یہ شاہ سے تعلق رکھتا ہے گولی ماردی. شاہ سے تعلق رکھنے والے کے بارے میں یہ ہے، اَب خمینی صاحب نے یہ کیا کہ عراق سے لڑائی چھیڑ لی اُس طرف اُن لوگوں کی توجہ ہو گئی تو اندر کی خوخانہ جنگی ہے وہ رُک گئی. ورنہ اندر کی جو خانہ جنگی ہے وہ کسی طرح رُکنے میں نہیں آرہی تھی وہ لوگ ہر کسی پر جس پر شبہہ ہوتا تھا کہ یہ شاہ کا ہے یا امریکی ذہن کا ہے مار دیتے تھے یہ چیز نہیں رُک رہی تھی، لیکن اب وہ سارے کے سارے محاذِ جنگ کی طرف گئے ہوئے ہیں اَب اُن کے ذہن جو ہیں وہ. بیرونی دُشمن سے مدافعت کے لیے تیار ہو رہے ہیں. پہلے یہ تیار نہیں تھے اور اندرونی جو عداوت تھی اور دُشمنی کا بدلہ لینا تھا اُس میں کمی آگئی، بہت کم ایسے قصے ہیں. اَب کسی کسی دن خبر آجاتی ہے کہ اتنے آدمی مار دیے گئے. دس مار دیے بارہ مار دیے سو مار دیے. خلق یا اور دوسری پارٹیوں کے جو ہیں وہاں تودا پارٹی ہے کون کون سی ہے. رُوسی اب مارنے لگے ہیں روسیوں کو بھی مارا ہے اُنھوں نے ورنہ پہلے وہ امریکی یا شاہ کا آدمی جو ہوتا تھا اُس کو مارتے تھے تو یہ دماغوں میں بغاوت بس گئی. وہ اُن کی فطرت جیسے بن گئی اُس کو کنٹرول کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے تو اسی لیے خانہ جنگی جو ہے یہ بڑا نقصان دیتی ہے. بیرونی دُشمن سے زیادہ نقصان ہو جاتا ہے خانہ جنگی میں. اس میں کوئی محفوظ بھی نہیں رہتا اور مطمئن بھی نہیں رہ سکتا، ایک دوسرے کا دُشمن ہو جاتا ہے. بازار گیا سودا لینے اور مارا گیا. پتہ ہی نہیں چلا کہ کس نے مار دیا کیوں مار دیا ؟ کیا ہوگیا ؟ ذاتی دُشمنیاں بھی نکلتی ہیں خاندانی بھی نکلتی ہیں آڑ جو ہو جاتی ہے تو ایسے دماغ کے باغی جو تھے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آگئے اور اُن کے دماغ میں سازش بھی تھی اور بغاوت بھی تھی دو چیزیں جمع تھیں بغاوت

کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی کی نہیں سننی حکم نہیں ماننا بغاوت ایک ایسی حد کو پہنچ جاتی ہے کہ پھر وہ مانتے نہیں تو ایسے ہوا کہ ایک لڑائی انہی باغیوں کی وجہ سے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے ہوئی بصرہ میں جسے جنگِ جمل کہا جاتا ہے اور لڑائی کی بات کوئی نہیں رہی تھی وہاں۔ وہاں ساری باتیں تقریباً طے ہوگئیں بالکل ہی طے ہوچکی تھیں۔ اچانک لڑائی ہوگئی رات کے آخری حصے میں پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ کس نے حملہ کیا یہ سمجھے انہوں نے کیا، وہ سمجھے اِنہوں نے کیا ہے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے تھے کہ مَیں جانتا تھا کہ یہ حملہ ضرور کریں گے یہ بغیر خونریزی کے باز نہیں آئیں گے، اور حضرت علیؓ نے بھی فرمایا کہ یہ لوگ خونریزی کر کے چھوڑیں گے۔ ان کے دماغوں میں آئی ہوئی ہے اور عین حالتِ جنگ میں حضرت زبیرؓ سے ملے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور وہ رُک گئے۔ لڑائی سے ہاتھ روک لیا انہوں نے واپس جارہے تھے ان باغیوں نے پھر اُن کو شہید کر دیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا مروان ہے اور عجیب بات کہ مروان بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھا اور حضرت طلحہؓ بھی حضرت عائشہ کے ساتھ تھے مگر وہ لشکر میں کھڑے ہوئے تھے اور موقع پا کر اُس نے تیر مارا وجہ اُس کی کیا تھی؟ مروان ایک جذباتی اور جوشیلا آدمی تھا اس کے دماغ میں یہ تھا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جارہا تھا اور باغی آئے ہوئے تھے تو اِن سے ہم نے کہلایا ہے کہ آؤ مدد کے لیے انہوں نے انکار کر دیا کہ مَیں نہیں آؤں گا تو یہ قاتلین میں ہیں درحقیقت اور اَب جو ہمارے ساتھ ہوئے ہیں تو یہ ایسے ہی ہُوا ہے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُس کے دماغ میں یہ بات تھی اور حقیقت یہ نہیں تھی بلکہ حقیقت یہ تھی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے تصوّر میں نہیں تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوجائیں گے۔ اُن کی شہادت کے بعد اِن کو بہت سخت صدمہ ہُوا اور جھٹکا لگا تو قاتلینِ عثمان سے انتقام کی انہوں نے سوچی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے مقابل ہوئے تو اُس وقت اس کو موقع ملا اور پھر ابان بن عثمانؓ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے کہتا ہے کہ لَا اَطْلُبُ ثَارِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ میں آج کے بعد اپنے خون کا بدلہ نہیں مانگوں گا۔ نہیں چاہوں گا۔ کیونکہ قاتل تو میں نے مار ہی دیا اور مروان کی اولاد جو تھی اُن کے دماغوں میں بھی یہی تھا یہ عبدالملک بن مروان اور اُس کا بیٹا اور اُس کے بیٹے کے دَور میں حضرت طلحہؓ کے بیٹے پہنچے ہیں وہاں وہ کہتا ہے کہ میں جب بھی دیکھتا ہوں تمہیں

میرے دِل میں آتا ہے کہ تم سب کو مروا دوں لَوْ لَا اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَنِیْ اگر مجھے امیر المومنین عبدالملک نے یہ نہ بتایا ہوتا۔ یعنی میرے باپ نے بتایا تھا کہ مروان نے یعنی میرے دادا نے آپ سے بدلہ لے لیا تھا اور حضرت طلحہؓ کو مار دیا تھا اگر یہ خبر مجھے نہ پہنچی ہوتی تو میرے جی میں یہ آتا تھا کہ تم سب کو مار دوں جتنی بھی حضرت طلحہؓ کی اولاد ہے تو ان لوگوں کے دماغوں میں ایک شاخ ایسی بھی پیدا ہوتی ذہنی گروپ سمجھ لیجیے جس کے دماغ میں یہ تھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ خود قتلِ عثمان میں شریک تھے۔ گویا ایک کھچڑی پکی ہوئی تھی اور جب ایسی صورت ہوجائے اور اسی کا نام ہے فتنہ تو اس میں سمجھ میں نہیں آتا آدمی کو کہ کون سی بات صحیح ہے کون سی غلط ہے یہ دَورِ فتنہ کہلاتا ہے تو حضرت طلحہؓ کو اِس نے شہید کیا۔

ایک قیمتی آدمی کو جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور کہتے ہیں کہ عُدَّ مِنْ مُوْبِقَاتِہٖ مروان کے مُہلِکات اعمال میں شمار ہوا ہے اُس کا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا یہاں سے آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) گئے ہیں جنگِ صفین کے لیے وہاں پہلے کافی عرصہ تک تو جھڑپ ہوتی رہی ہے پھر ایک دفعہ سوچا کہ اکٹھی لڑائی لڑلی جائے اِدھر ہو معاملہ یا اُدھر تو وہ جو لڑائی ہوئی ہے۔ پھر شدید لڑائی ہوئی ہے ایک دن یا دو دن جاری رہی ہے۔ بہرحال رات بھر رہی ہے لڑائی، اگلے دن فتح قریب ہوئی تو اُنھوں نے قرآن پاک کا واسطہ دیا، قرآن پاک کا واسطہ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرات نے اُس کو مان لیا، جب مان لیا تو اِن کے دو گروپ ہو گئے ایک گروپ خوارج کا تھا، خوارج کی پیدائش اس طرح ہوئی ہے کہ لشکر کے تقریباً دس ہزار آدمی الگ ہوگئے اور اُنھوں نے کہا کہ ہم اس فیصلے کو نہیں مانتے کہ صلح کی گفتگو کی جائے۔ اور اُنھوں نے کہا کہ آپ نے خُدا کا حُکم چھوڑدیا، خدا کا حُکم یہ ہے کہ بس جو لڑائی لڑ رہے ہو وہ لڑتے رہو پھر یا کامیاب ہوجاؤ گے یا مارے جاؤ گے اور کامیابی قریب ہی تھی تو آپ نے جو قدرتی طور پر جو فیصلہ ہونے والا تھا اُسے ترک کیا لہٰذا ہم آپ کے خلاف ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف تو پہلے ہی تھے اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی خلاف ہوگئے اُس میں وہ لوگ شامل تھے جو حضرت عثمانؓ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ باغی تھے وہی گروپ تھا وہی عناصر تھے وہی باغیانہ دماغ تھا پھر باغیانہ دماغ جب ہوجائے تو اُس کے اثرات آدمی کے مسائل پر بھی پڑتے ہیں شرعی مسائل پر بھی

پڑتے ہیں تو شرعی مسائل پر بھی اِن کے اثرات پڑے وہ سخت متشددانہ کہ جو آدمی گناہ کا ارتکاب کرلے وہ کافر ہو جاتا ہے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یہ اُن کا نظریہ ہو گیا تھا۔ اس نظریہ کی وجہ سے بھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف کھڑے ہونے کی وجہ سے انہیں خوارج کہا گیا۔ کیونکہ خروج کے معنی ہیں بغاوت کے یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باغی تھے۔ اب اُن کی سمجھ کا کیا حال تھا۔ کس دماغ کے تھے وہ لوگ کتنے ناسمجھ تھے اس کا اندازہ کرنے کے لیے اُن کے جو واقعات پیش آئے اور جو گفتگو ہوئی اور جو مسائل رکھے اُنھوں نے سامنے وہ آپ کے سامنے کچھ میں عرض کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھے ان حضرات کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں انکے ساتھ محشور فرمائے (آمین)

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز

نفیس بُک بائنڈرز

NBB

ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے

نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے

مُناسب نرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجوع فرمائیں

۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور ○ فون 7322408